دارالافتاء

محترم جناب مفتی ________________ صاحب

السلام علیکم! کیا فرماتے ہیں۔ مفتیان کرام

(657)

تاریخ روانگی 2 فروری 2021ء تاریخ واپسی ________

سوال نمبر ۱: مفتی صاحب۔ زید بڑی گاڑیوں اور گاڑیوں کے ڈالٹرز کا کام وبار کرتا ہے۔ اور مختلف لوگوں کو گاڑی اور ڈالٹرز قسطوں پر دیتا ہے۔ سارے شرائط و معاملہ طے کرنے کے بعد زید ان کو کہتا ہے اگر آپ نے قسط کو اپنے مقررہ تاریخ تک قسط ادا نہ کیا۔ تو بعد میں آپ سے گاڑی روک کے رونگا۔ جب تک آپ قسط ادا نہ کرے۔ اسمیں ۲ صورتیں ہیں۔

پہلی صورت۔ زید نے ایک شخص کو مکمل گاڑی خریدی اور یہ شرط لگائی۔ دوسری صورت۔ صرف گاڑی کے ڈالٹرز خرید کر مکمل گاڑی کو روکنے کا کہا۔

مفتی صاحب۔ دونوں صورتوں کی شرعی حیثیت واضح فرمائیں؟

سوال نمبر ۲: زید نے پہلے سے گاڑی روکنے کی شرط نہیں لگائی تھی۔ بعد میں قسط وقت پر ادا نہ کرنے پر زید نے اس شخص کی گاڑی روک لی۔ مفتی صاحب۔ قسط وصول کرنے کیلئے گاڑی کو اس طرح روکنا شرعاً کیسا ہے؟ ایک مفتی صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ اس طرح گاڑی روکنا بھی جائز نہیں۔ کیونکہ جہاں قیمت کی ادائیگی کسی مدت پر ہو یا قسطوار ہوں وہاں مبیع کو قیمت کی وصولی کیلئے محبوس کرنا شرعاً جائز نہیں ہوتا۔ اور دلیل میں حضرت یہ عبارت پیش کرتے ہیں "وان کان مؤجلا فلیس للبائع ان یحبس المبیع قبل حلول الاجل، ولا بعدہ کذا فی المبسوط (۹/۳)"

مفتی صاحب۔ تحقیقی جواب دیکر مشکور فرمائیں۔

مستفتی: حافظ دلاور (کوہاٹی)
0334-8251826
ای میل dilawerkhan.afridi@gmail.com
0334-8251826
تبلیغ محمد شہزاد حنفی
واپسی پتہ: ذیشان بک سیار جبار مارکیٹ ڈاکخانہ بلی ٹنگ ضلع کوہاٹ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کیافرماتے ہیں مفتیان کرام

سوال نمبر1: مفتی صاحب۔ زید بڑی گاڑیوں اور گاڑیوں کے ڈائزز کا کاروبار کرتا ہے، اور مختلف لوگوں کو گاڑی اور ڈائزز قسطوں پر دیتا ہے، سارے شرائط و معاملہ طے کرنے کے بعد زید ان کو کہتا ہے اگر آپ نے قسط کو مقررہ تاریخ تک ادا نہ کیا تو پھر میں آپ سے گاڑی روک دونگا، جب تک آپ قسط ادا نہ کرے، اس میں دوصورتیں ہیں۔

پہلی صورت:۔ زید نے ایک شخص کو مکمل گاڑی خریدی اور یہ شرط لگائی، دوسری صورت:۔ صرف گاڑی کے ڈائزز خرید کر مکمل گاڑی کو روکنے کا کہا۔ مفتی صاحب دونوں صورتوں کی شرعی حیثیت واضح فرمائیں۔

سوال نمبر2: زید نے پہلے سے گاڑی روکنے کی شرط نہیں لگائی تھی بعد میں قسط وقت پر ادا نہ کرنے پر زید نے اس شخص کی گاڑی روک لی۔

مفتی صاحب: قسط وصول کرنے کے لئے گاڑی اس طرح روکنا شرعاً کیسا ہے؟ ایک مفتی صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ اس طرح گاڑی پکڑنا بھی جائز نہیں، کیونکہ جہاں قیمت کی ادائیگی کسی مدت پر ہو یا قسطوار ہوں، وہاں مبیع کو قیمت کی وصولی کیلئے محبوس کرنا شرعاً جائز نہیں ہوتا، اور دلیل میں ہندیہ کی یہ عبارت پیش کرتے ہیں: إن کان مؤجلاً فلیس للبائع أن یحبس المبیع قبل حلول الاجل، ولا بعدہ کذافی المبسوط (3/9)۔

مفتی صاحب تحقیقی جواب دے کر مشکور فرمائیں۔

المستفی: حافظ دلاور کوہاٹی

فون نمبر: 03348251826

★★

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(1-2)۔۔۔ واضح رہے کہ شریعت مطہرہ میں قسطوں کا کاروبار کرنا ایک جائز معاملہ ہے، لیکن اس میں مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

1۔۔۔ معاملہ کرتے وقت ہی قیمت متعین کرنا ضروری ہے، اس لئے کہ اگر قیمت متعین کئے بغیر جدا ہو گئے تو معاملہ درست نہ ہوگا۔

(جاری۔۔۔

دار الافتاء

2۔۔۔ ہر قسط پر ادا کی جانے والی رقم متعین ہو، نیز تمام قسطیں کتنی مدت میں ادا کرنی ہوں، اس کو بھی متعین کرنا ضروری ہے۔

3۔۔۔ اگر متعین مدت تک کسی وجہ سے قسطیں ادا نہ کی جاسکیں تو طے شدہ رقم میں اضافہ کی کوئی شرط نہ ہو، مثلاً ایک مہینے کی قسط ادا نہ کی جاسکے تو طے شدہ رقم میں ایک ہزار روپے کا اضافہ کیا جائے گا۔

لہذا متعینہ مدت پر قسط ادا نہ کرنے کی صورت میں بائع (فروخت کنندہ) مشتری (خریدنے والا) سے دین (قرض) کی وصولیابی کے لئے گاڑی شرعاً نہیں روک سکتا، البتہ اس کی متبادل یہ صورت اختیار کر سکتا ہے:

کہ بائع (فروخت کنندہ) گاڑی کے کاغذات دَین (قرض) کی وصولیابی تک اپنے پاس روکے رکھے اور دَین کی بروقت ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں وہ گاڑی کو بیچ کر اپنی رقم وصول کرے کیونکہ فروخت کنندہ (بائع) کا دَین کی وصولیابی تک گاڑی کے کاغذات اپنے پاس رکھنا رہن کا معاملہ ہے اس لئے اس میں مزید اس بات کی رعایت رکھنی چاہئے کہ:-

چونکہ مرہونہ شئ (رہن کے طور پر رکھی ہوئی چیز) کو بیچ کر اس سے اپنے دَین کی وصولیابی کے لئے ضروری ہے کہ یا تو باہمی رضامندی ہو (کہ راہن کی طرف سے دَین کی وصولیابی کے لئے مرہونہ شئ کے بیچنے کی تحریری اجازت ہو) یا پھر قاضی (عدالت) سے اس کے بیچنے کی اجازت حاصل کی جائے۔

لہذا بائع (فروخت کنندہ) خریدنے والے (مشتری) کے ساتھ (خرید و فروخت کا) معاملہ کرتے وقت باہمی رضامندی سے یہ شرط لگا سکتا ہے کہ اگر مذکورہ شرائط کے مطابق ادائیگی نہیں کی گئی تو بائع کو گاڑی بیچنے کا اختیار ہو گا تاکہ بعد میں عدالتی کاروائی کی ضرورت نہ پڑے۔

اور باہمی رضامندی سے مذکورہ شرط لگانے کے بعد اگر مشتری پوری رقم ادا نہ کرے تو بائع کو اختیار ہے کہ وہ مشتری سے گاڑی لے کر فروخت کر کے اپنی پوری رقم وصول کرے، یا گاڑی کو اپنے پاس روک کر اس کی قیمتِ فروخت (یعنی موجودہ مارکیٹ ویلیو) معلوم کرے اور اس سے اپنا ادھار منہا کرے، اور دونوں صورتوں میں جتنی رقم باقی بچے، وہ مشتری کو واپس کر دے، کیونکہ گاڑی کا اصل مالک مشتری ہے، البتہ اگر گاڑی کی رقم (استعمال کرنے کی وجہ سے) کم ہو تو بائع یہ ساری رقم وصول کر کے بقایا رقم کا مشتری سے مطالبہ کر سکتا ہے۔

یاد رہے کہ گاڑی روکنے وغیرہ کا اختیار اس وقت ہے کہ جب معاملہ کرتے وقت یہ شرط لگائے لیکن اگر معاملہ کی ابتداء میں کوئی شرط نہ لگائی ہو تو پھر شرعاً اس کے لئے گاڑی روکنا تو درست نہیں البتہ اگر مشتری واقعۃً بلا وجہ ٹال

دار الافتاء

مٹول کر رہا ہے اور قسط ادا نہیں کر رہا ہے تو ایسی صورت میں اپنے حق کے وصولیابی کے لئے گاڑی روکنا اور مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق فروخت کرنا جائز ہے۔

کما فی البحوث فی قضایا فقہیۃ معاصرۃ (16/1) معارف القرآن

و بما أن الثمن فی البیع المؤجل یصیر دیناً علی المشتری فورَ تمام العقد، فإنہ یجوز للبائع أن یطالبہ بتوثیقٍ لہذا الدین،..... أما ضمان التسدید، فیمکن بطریق الرہن، أو بکفالۃ من الطرف الثالث،..... و کما یجوز رہن الأعیان المملوکۃ للمشتری، کذلک یجوز رہن مستندات ملکیتہ لتلک الأعیان.

و فی شرح المجلۃ (215،211/2) رشیدیۃ

فی المبیع بالثمن الحال اعنی غیر المؤجل للبائع أن یحبس المبیع إلی أن یودی المشتری جمیع الثمن) ولو کان بعض الثمن حالاً و بعضہ مؤجلاً فلہ حبسہ حق یستوفی الحال ولو بقی من الثمن شیئ قلیل کان لہ حبس جمیع المبیع.

فی بیع النسیئۃ لیس للبائع حق المبیع بل علیہ أن یسلم المبیع للمشتری علی أن یقبض الثمن وقت حلول الأجل، ہذا إذا کان الثمن کلہ مؤجلاً، أما لو کان بعضہ حالاً و بعضہ مؤجلاً فلہ حبسہ حتی یستوفی الحال.

و فی فقہ البیوع (549/1) معارف القرآن

و من أحکام البیع المؤجل و المقسط أن التاجیل حق للمشتری، فلا یحق للبائع أن یطالب بالثمن قبل حلول الاجل، ولا یحق لہ أن یحبس المبیع من أجل استیفاء الثمن، کما یجوز فی البیع الحال.

نعم! یجوز أن یقبضہ المشتری اولاً، ثم یرہنہ لدی البائع توثیقاً للدین.....p الخ

واللہ اعلم بالصواب

محمد ابراہیم عفا اللہ عنہ

دار الافتا جامعہ اشرف المدارس کراچی

۲۲/رجب المرجب/۱۴۴۲ھ

07/مارچ/2021ء

الجواب صحیح

بندہ محمد یونس لغاری عفا اللہ عنہ

مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی

۲۲/رجب المرجب/۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح
احسان اللہ عفا اللہ عنہ
۲۲/۷/۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح
محمد اللہ عفی عنہ
۲۲/۷/۱۴۴۲ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۷۴/۱ ج
مورخہ ۲۲/۷/۱۴۴۲ھ
15-3-2021